ماں

مطلع

ماں زندگی کا مرکزِ صبر و قرار ہے

بند : ۴۲

شاعرِ اہلبیتؑ : ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی

https://www.facebook.com/khakipoetry

ماں زندگی کا مرکزِ صبر و قرار ہے
ماں اِک چمن ہے جس میں مسلسل بہار ہے
ماں لطف ہے سکون ہے شفقت ہے پیار ہے
ماں اِک عظیم نعمتِ پروردگار ہے
ماں ایک درسگاہ ہے عقل و شعور کی
ماں ایک کہکشاں ہے محبت کے نور کی

ماں رحمتِ خدا کی مکمل دلیل ہے!
آئینہ دارِ قدرتِ ربِّ جلیل ہے!
ابرِ کرم ہے جذبۂ الفت کی جھیل ہے!
ماں اصل میں خلوص کی اک سلسبیل ہے!
ممتا سے بڑھ کے جذبہ اعلیٰ کوئی نہیں!
ماں سے زیادہ چاہنے والا کوئی نہیں!

اُمُّ الکتاب جس میں ہے دنیا کا خشک و تر!
ماں کے وجود کو وہ سمجھتی ہے معتبر!!
چھایا ہے ہر زمانہ پہ یہ لفظ مختصر!!
ماں کے بغیر کوئی نہیں جز ابوالبشر!!
ماں کا بدل نہیں ہے کوئی کائنات میں
ماں اک عجب لغت ہے لغاتِ حیات میں

www.facebook.com/khakipoetry

ہر فرد کا وسیلۂ تخلیق ماں کی ذات
ماں وہ صدف ہے جس سے ملا گوہرِ حیات
ماں کے وجود میں ہیں نرالی تجلّیات
اس مختصر سے لفظ میں پنہاں ہے کائنات
باغِ حیات کے لئے فصلِ بہار ہے
ماں غم کی دھوپ میں شجرِ سایہ دار ہے

اُولاد کے لئے وہ اٹھاتی ہے سختیاں
آٹھوں پہر وہ رہتی ہے بچوں کی پاسباں
آتی ہیں جب بھی بچوں پہ آفاتِ ناگہاں
سب سے زیادہ کون تڑپتا ہے فقط ماں
بازی جہانِ حیات کی لڑتی ہے مَوت سے
اُولاد کے لئے وہی لڑتی ہے مَوت سے

ہر سانس میں وہ رکھتی ہے اولاد کا خیال !!
پروان اس کے دم سے ہی چڑھتے ہیں نونہال
ہر سرد و گرم میں وہی کرتی ہے دیکھ بھال
سب سے عظیم سانحہ ہے ماں کا انتقال
پتھر کا دل بھی اسکے سبب سے دو نیم ہے !
حق یہ ہے ماں کی موت کا صدمہ عظیم ہے !

ممکن ہے ماں کے بعد خبر گیر ہو پدر "
ہو جائے اس کا جذبۂ الفت شدید تر
لیکن ہے مامتا سے جداگانہ یہ ڈگر
ماں کا بدل نہیں ہے کوئی قصہ مختصر
بچہ ہو یا بڑا ہو جو ماں سے بچھڑ گیا !
آدم کی طرح باغِ جناں سے بچھڑ گیا !

www.facebook.com/khakipoetry

ہر اعتبار سے ہے یہ غم اِک عظیم غم
اولاد ماں کی یاد میں روتی ہے دم بدم
جس غم کی کیفیت کی نہیں طاقتِ رقم
تلقینِ صبر اس میں کریں کس طرح سے ہم
اولاد اپنے دل پہ کرے جبر کس طرح
ماں سے بچھڑ کے آئے بھلا صبر کس طرح

ماں کا فراق کوہِ اَلم ہے خدا گواہ
صحرائے بیکراں ہے نہیں جس میں کوئی راہ
طوفان کوئی آئے تو ملتی نہیں پناہ
ایسے میں یاد آتی ہے ہر وقت ماں کی چاہ
ماں جس کی مر گئی ہو نہ روئے تو کیا کرے
یہ غم کبھی نہ کوئی اٹھائے خدا کرے

بچّہ ہو یا جوان ہو عورت ہو یا کہ مرد
آتی ہے ماں کی یاد تو ہوتا ہے دل میں درد
ماں کے بغیر دل سے نکلتی ہے آہِ سرد
اس غم سے اولیا کے بھی چہرے ہوئے ہیں زرد
ماں کو کرے گا کوئی فراموش کس طرح
ماں سے جدا رہے تو رہے ہوش کس طرح

اور ایسی ماں جو نیک ہو پرہیزگار ہو
اِک سچّی مومنہ ہو عبادت گذار ہو
جس کو رسولؐ و آلِ محمدؐ سے پیار ہو
فضہ کی پیروی میں جو مصروفِ کار ہو
کس طرح ضبط محشرِ جذبات کیجیے
الفاظ ساتھ چھوڑیں تو کیا بات کیجیے

www.facebook.com/khakipoetry

البتہ اک طریقہ ہے وہ آزمائیے
آلِ نبیؐ کے درد کا قصہ سنائیے
یعنی غمِ حسینؑ میں آنسو بہائیے
ان آنسوؤں کا قلب پہ مرہم لگائیے
سبطِ نبیؐ کی یاد کو عنوان کیجئے
دنیا میں دین کے لئے سامان کیجئے

بعدِ رسولؐ جب ہوا زہراؑ کا انتقال!
اس وقت تھے حسینؑ و حسنؑ دونوں خورد سال
ماں سے بچھڑ کے زینب و کلثوم تھیں نڈھال
چالیس سال تک نہ ہوا غم کا اندمال!
ہر روز ماں کی قبر پہ جاتے رہے حسینؑ
ہر شب کو اک چراغ جلاتے رہے حسینؑ

لگتا تھا دل پہ جب بھی کسی تازہ غم کا داغ
کرتے تھے ماں کے روضہ پہ روشن نیا چراغ
ہوتا تھا جب بھی غم سے پریشاں دل و دماغ
ملتا تھا ماں کی قبر کے دیدار سے فراغ
اتنا سکون آکے یہاں پاتے تھے حسینؑ
سر رکھ کے ماں کی قبر پہ سو جاتے تھے حسینؑ

کہتے ہیں جب مدینہ سے شہ نے کیا سفر
نانا کے بعد پہنچے تھے ماں کے مزار پر!!
پہلے تو آنسوؤں سے کیا تھا زمیں کو تر!!
پھر یہ کہا تھا قبر کی مٹی کو چوم کر!!
اماں حسینؑ پر یہ قیامت کا وقت ہے
اب دودھ بخش دیجئے رخصت کا وقت ہے

www.facebook.com/khakipoetry

فرماتے تھے یہ رو کے شہنشاہِ خاص و عام
اماں قبول کیجئے اب آخری سلام
ممکن نہیں مدینے میں شبیرؑ کا قیام
اب کربلا میں ہوگا ہمارا سفر تمام
اب صبح و شام حال سنانے نہ آئیں گے
اماں ہم اب چراغ جلانے نہ آئیں گے

تاریخ کہہ رہی ہے یہ پُر درد داستاں
صحرائے کربلا میں لٹا ایک کارواں
شعلہ بجاں وہ دن تھے وہ راتیں دھواں دھواں
نیزے پہ سرِ حسینؑ کا پہنچا کہاں کہاں!
یہ سوچئے کہ قید تھا کنبہ حسینؑ کا
دفنانے کون آیا تھا لاشہ حسینؑ کا

چالیس روز کس کا جنازہ پڑا رہا
فرزندِ مصطفٰے کو کفن تک نہ مل سکا
آتا کفن کہاں سے کہ زینبؑ تھیں بے ردا
پرسانِ حال کون تھا بیکس حسینؑ کا
اک ماں کی روح آئی تھی بیٹے کی لاش پہ
آنسو چھڑک رہی تھی تنِ پاش پاش پہ

اس ماں کے صبر و ضبط کے ایثار پہ سلام
اس کے شہید بیٹے کے کردار پہ سلام
مظلوم کے معاون و انصار پہ سلام
زینبؑ پہ اور عابدِ بیمار پہ سلام
اُن پہ سلام جن کا بھرا گھر اجڑ گیا
دُرّوں سے جن کا جسمِ مقدس اُدھڑ گیا

www.facebook.com/khakipoetry

www.facebook.com/khakipoetry

جب کربلا سے کوفہ گئے تھے یہ سوگوار !!
تھیں بے کجاوہ اونٹوں پہ سب بیبیاں سوار
سجّاد پاپیادہ تھے تھامے ہوئے مہار
پاؤں میں بیڑیاں تھیں گلا طوق سے فگار
رستہ میں ظلم اور بھی ڈھائے تھے شمر نے
دُرّے قدم قدم پہ لگائے تھے شمر نے

ناموسِ مصطفےٰ کا کہوں کس زباں سے حال
بازو بندھے تھے پشت پہ ہر فرد تھا نڈھال
سر بے رِدا تھے چہروں پہ بکھرے ہوئے تھے بال
اس حال میں محال تھی بچّوں کی دیکھ بھال !!
یہ حال ان بندھی ہوئی باہوں سے پوچھیئے!
بچّے کہاں کہاں گرے راہوں سے پوچھیئے!

مُرجھا کے فاطمہؑ کے شگوفے بکھر گئے
ان بچّوں پر سلام جو راہوں میں مر گئے
اونٹوں پہ دیکھتی رہیں مائیں کدھر گئے
کیا جانے کتنی دیر جئے کب گزر گئے
نکلی کسی کی چیخ تو تھرا کے رہ گئیں
اونٹوں کو کون روکتا چلّا کے رہ گئیں

گزرا تھا راہ سخت سے یہ کاروانِ غم
آلِ رسولؐ کے لئے تھا امتحانِ غم!
طوفاں سے قبل کا تھا سکوت بیانِ غم!
گُھل گُھل کے آنسوؤں میں ملی داستانِ غم!
اولادِ فاطمہؑ پہ قیامت کا وقت تھا!
یہ مرحلہ تو کرب و بلا سے بھی سخت تھا!

www.facebook.com/khakipoetry

آراستہ وہ کوفہ کے بازار ہائے ہائے
زنجیر و طوق و عابدِ بیمار ہائے ہائے
وہ بام و در وہ مجمعِ اغیار ہائے ہائے
بے پردگیٔ عترتِ اطہار ہائے ہائے
لیکن سرِ حسینؑ پہ جس دم نظر گئی !!!
اس امتحانِ سخت سے زینبؑ گذر گئی

کوفہ کا ذکر کیجئے یا شام کا بیاں
اک سرگذشتِ درد ہے اک غم کی داستاں
جب قیدِ غم میں ننھی سکینہؑ تھی نیم جاں
بچّی کا حال دیکھ کے روتی تھی ایک ماں
ہر بار ایک صدمۂ تازہ تھا سامنے
اب کیا بتاؤں کس کا جنازہ تھا سامنے

دفنا چکے سکینہؑ کو جب عابدؑ حزیں
کرب و بلا کی پہنی ہوئی بیڑیاں کٹیں
یہ سچ ہے زندہ مادرِ سجادؑ تو نہ تھیں
امِّ رباب شکر کے سجدے میں جھک گئیں
قابو رہا نہ دل پہ تو آنسو رواں ہوئے!
اشکوں میں شام و کوفہ کے قصّے بیاں ہوئے

آزادیاں ملیں تو بڑھا اضطرابِ غم
سامان آ گیا تو کھلی اک کتابِ غم
جب ہو گیا دمشق میں پورا نصابِ غم
پھر کربلا کی سمت چلا یہ سحابِ غم
صحرا میں گونجتی تھی صدا شور و شین کی
آواز آ رہی تھی فقط یا حسینؑ کی

جب کربلا میں آئے اسیرانِ کربلا
برپا ہوئیں مجالسِ سلطانِ کربلا
تازہ ہوا بیانِ شہیدانِ کربلا
ماتم سے گونجنے لگا میدانِ کربلا
روئے تھے سب لپٹ کے مزارِ امام سے
چالیسواں ہوا تھا بڑی دھوم دھام سے

اس روز کیا بتاؤں کہ کیا کیا کیا گیا!
کس کس طرح سے زخمِ جگر کو سیا گیا!
آنسو کبھی بہے کبھی ان کو پیا گیا!
پرسا لیا گیا کبھی پرسا دیا گیا!
نوحے پڑھے گئے تھے ہر اک کے مزار پر
اس روز فاطمہؑ کا چمن تھا بہار پر

کس طرح لاؤں لفظوں میں اس روز کی بہار
کہتے ہیں آنسوؤں سے تھا شاداب ہر مزار
ہر ذرہ کربلا کا تھا بیتاب و بیقرار
گرتی تھیں مائیں بچوں کی قبروں پہ بار بار
لیلیٰ نے بال کھولے تھے اکبرؑ کی قبر پر
اُمِ رباب روتی تھیں اصغرؑ کی قبر پر

قاسمؑ کی والدہ کا کہوں کس زباں سے حال
آنکھوں کے سامنے تھا وہ فرزندِ خوش جمال
دل ہو رہا تھا ضبطِ الم سے بہت نڈھال
لیکن پسر سے کرتی تھیں رو رو کے یہ سوال
اے لال ماں کو اور کہاں تک رُلاؤ گے
للہ یہ بتاؤ کہ کب منہ دکھاؤ گے

www.facebook.com/khakipoetry

چھڑکا گیا مزاروں پہ آنکھوں سے یوں گلاب
جیسے برس رہا ہو محبت کا اک سحاب
وہ گوشہ جس میں عونؑ و محمدؑ تھے محوِ خواب
اک ماں کے ضبطِ غم کا تھا عنوانِ لاجواب
اس داستانِ صبر کی کیا ابتدا کروں!
غش آگیا ہے ثانیٔ زہراؑ کو کیا کروں!

ممکن ہے یہ کہا ہو کسی نے کہ جلد جاؤ
عابدؑ چچا کی قبر پہ ہوں گے انہیں بلاؤ
تھوڑی سی خاک تربتِ شبیرؑ سے بھی لاؤ
سایہ علم کا ڈال کے بی بی کو یہ سنگھاؤ
شبیرؑ کے لہو کی مہک جب بھی پائیں گی
بیٹوں کے غم کو بنتِ علیؑ بھول جائیں گی

القصہ آئیں ہوش میں جب خواہرِ امامؑ
کہتے ہیں کربلا میں رہا تین دن قیام
اک سلسلہ تھا مجلس و ماتم کا صبح و شام
سر اور سینہ پیٹتی تھیں بیبیاں تمام
یوں کربلا سے رسم چلی "یا حسینؑ" کی
آواز پھر کبھی نہ تھمی "یا حسینؑ" کی

جب کربلا سے سوئے مدینہ چلے حرم
آوازِ یاحسینؑ پہ اُٹھتے رہے قدم
تھا آگے آگے ساتھ بطورِ نشانِ غم!
آلودہ خاک و خون میں مشکیزہ و عَلم
زینبؑ کی زادِ راہ تھا گریہ حسینؑ کا
دینا تھا ماں کی قبر پہ پرسا حسینؑ کا

www.facebook.com/khakipoetry

ایفائے عہد کے لئے ٹھہری رہیں ربابؑ
کہتی رہیں فسانۂ فرزندِ بوترابؑ
مرقد پہ صبح و شام چھڑکتی رہیں گلاب
کہتے ہیں عمر بھر وہ رہیں زیرِ آفتاب
بی بی غمِ حسینؑ میں یوں نام کر گئیں
جس روز عہد ختم ہوا خود بھی مر گئیں

اُمِّ ربابؑ کا یہ فسانہ ہے جاوداں
ان پر سلام بھیجتے ہیں صاحبؑ زماں
ہوتا ہے جب بھی درد و مصیبت کا امتحاں
کرتے ہیں یاد ان کی مصیبت کو انس و جاں
جب تک رہے گی روحِ تپش آفتاب میں!
گرمی رہے گی قصۂ اُمِّ ربابؑ میں!

یہ قصہ سن کے فکر میں آتا ہے انقلاب!
بڑھتا ہے حوصلہ بخدا بے حد و حساب
چھڑتا ہے جب بھی تذکرۂ ابنِ بوترابؑ
اس تذکرے سے ہوتا ہے ہر غم کا سدِ باب
بن جاتے ہیں شکستہ دلوں کی دوا حسینؑ
بے ساختہ زبان پہ آتا ہے یا حسینؑ

یہ تذکرہ ہے عظمتِ انساں لئے ہوئے
ہر بات ہے قرارِ دل و جاں لئے ہوئے
ہر واقعہ ہے درد کا درماں لئے ہوئے
اک کہکشاں ہے جلوۂ ایماں لئے ہوئے
خاکی اب اس سے قلب و نظر جگمگائیے
پھر اس کے بعد ہاتھ دعا کو اٹھائیے

www.facebook.com/khakipoetry

پروردگار بنتِ پیمبرؐ کا واسطہ
اُمُّ البنینؑ زوجۂ حیدرؑ کا واسطہ
زہرؑا کی بیٹیوں کے کھلے سر کا واسطہ
جو کربلا میں لُٹ گیا اس گھر کا واسطہ

جنّت میں فاطمہؑ کی کنیزیں جہاں رہیں !!
دنیا سے جا چکی ہیں جو مائیں وہاں رہیں !!

اور اس کے بعد عرض ہے اے ربِّ مشرقین
تو جانتا ہے چھن گیا کس کس کے دل کا چین!
پروردگار واسطۂ فاتحِ حنین
غم اور کوئی ہم کو نہ دے جُز غمِ حسینؑ

اب امتحانِ صبر کی ہمّت چلی گئی
تو جانتا ہے ضبط کی قوّت چلی گئی

اللہ اہلِ بیتِ نبوّت کا واسطہ !!!
یارب تجھے علیؑ کی شجاعت کا واسطہ
بنتِ رسولؐ پاک کی عصمت کا واسطہ!
یارب حسنؑ حسینؑ کی عظمت کا واسطہ!

جس جس کے لب پہ جو بھی دعا ہے قبول ہو
ہر آرزو ، ہر ایک تمنّا حصول ہو

www.facebook.com/khakipoetry